© rasailojaraid.com

بہائیت: عقائد، تاریخ، سرگرمیاں

محمد ظہیر الدین بھٹی

قادیانیوں کی طرح 'بہائی' بھی استعمار کے کاشتہ پودے اور انھی کے گماشتے ہیں۔ وہ اپنے آقاؤں کے استعماری مقاصد کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل رہتے ہیں۔ پاکستان میں بھی بہائی خوب فعال ہیں اور اپنا مطبوعہ لٹریچر پھیلا رہے ہیں۔ کئی سادہ لوح مسلمان انھیں 'مسلمان' سمجھ کر ان کے دامِ تزویر میں آجاتے ہیں۔ حالانکہ اسلامی تراکیب کے استعمال کے باوجود وہ بھی قادیانیوں ہی کی طرح کافر ہیں۔ اس مضمون کا بنیادی مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ 'بہائی' مسلمانوں کا فرقہ نہیں بلکہ وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ دل چسپ بات یہ ہے کہ وہ خود بھی مسلمانوں کو 'کافر' سمجھتے ہیں۔ واضح رہے کہ بہائی اپنے بہت سے عقائد ونظریات کو لوگوں سے عمداً مخفی رکھتے ہیں۔

● **تاریخ**: 'بہایت' نے 'بابیت' کے بطن سے جنم لیا ہے یعنی 'بابیت' سے الگ ہوکر ایک مستقل مذہب کی صورت اختیار کی ہے۔ بابیت کا بانی مرزا علی بن محمد رضا شیرازی تھا۔ وہ ایران کا باشندہ تھا۔ اس نے 'بابُ اللہ' (اللہ کا دروازہ) ہونے کا دعویٰ کیا۔ اُسے روس کی مکمل تائید حاصل تھی۔ روس نے اُسے 'مہدی منتظر' کا دعویٰ کرنے پر اُکسایا۔ روس ہی کی شہ پا کر اس نے نبوت ورسالت کا دعویٰ کر دیا۔ جب اس کے باطل افکار ونظریات کو فروغ ملنے لگا تو ایرانی حکام نے ۱۸۴۷ء میں اسے گرفتار کرلیا اور ۱۸۴۹ء میں اسے برسرِ عام گولی سے اڑا دیا گیا۔ اگرچہ روس اور برطانیہ کی حکومتوں نے اسے سزاے موت نہ دینے کی درخواست کی اور اپنا اثر ورسوخ استعمال کیا مگر ان کی کوششیں بے سود رہیں۔ اگر ہندستان میں بھی مسلم حکومت ہوتی تو مرزا غلام احمد قادیانی کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انجام بھی یہی ہوتا اور برعظیم کے مسلمان قادیانی فتنہ سامانیوں سے محفوظ رہتے۔ بابیت قبول کرنے والوں میں ایک شخص 'حسین علی بن عباس بزرگ' تھا۔ یہی بہائیت کا بانی ہے۔ یہ شخص ۱۸۱۷ء میں پیدا ہوا۔ اس کا خاندان سرکاری ملازمت میں پیش پیش تھا اور استعماری طاقتوں بالخصوص روس اور برطانیہ سے اس خاندان کے خصوصی مراسم و تعلقات تھے۔

حسین علی نے بابیت قبول کر لی تھی مگر باب شیرازی نے اسے 'زندہ حروف' میں شمار نہیں کیا تھا جس کا حسین علی کو قلق تھا۔ 'زندہ حروف' بابیت کے قائدین شمار کیے جاتے ہیں۔ حسین علی حسد و انتقام کی آگ میں جل کر 'باب' کی مخالفت پر کمربستہ ہو گیا اور مناسب موقعے کی تلاش میں رہنے لگا۔ علی شیرازی، یعنی باب جب قید خانے میں بند تھا تو اس کے پیروکاروں میں 'اُم سلمٰی زرین تاج' نامی عورت شامل تھی۔ اس نے ۱۸۴۸ء میں ایران کے 'صحرائے دشت' میں بابیوں کی ایک کانفرنس منعقد کی۔ باب شیرازی نے اس عورت کو 'قرۃ العین' کا لقب دیا۔ یہ عورت اپنے حسن و جمال، شاعری، خطابت اور شیریں زباں ہونے کی وجہ سے جلد ہی مشہور ہو گئی۔ کردار کے لحاظ سے پاکیزہ نہ رہی تو خاوند نے اسے طلاق دے دی۔ اُس کی اولاد نے بھی اپنے آپ کو اپنی ماں کی طرف منسوب کرنے میں عار محسوس کی۔

مذکورہ کانفرنس کے صحرائے دشت میں آغاز سے کچھ ہی دیر پہلے قرۃ العین نے حسین علی المازندرانی سے ملاقات کی۔ کانفرنس میں شراب کا دور چلا، اور بے حیائی کا ارتکاب بھی ہوا۔ اسی کانفرنس میں قرۃ العین نے اسلامی شریعت منسوخ کرنے کا اعلان کیا۔ چند ایک حاضرین نے جب اس پر احتجاج کیا تو حسین علی نے کھڑے ہو کر سورۃ الواقعہ پڑھی اور اس کی باطنی تشریح کی۔ اس نے قرۃ العین کے اعلان کی تائید و توثیق کی۔ بعد میں ایرانی حکام نے قرۃ العین کو سزائے موت دے دی۔ قرۃ العین ہی نے حسین علی کو 'بہاء اللہ' کا لقب دیا تھا۔ ایک رائے کے مطابق حسین علی نے خود ہی 'بہاء اللہ' کا لقب اختیار کیا، وہ 'البہا' یا 'البہا حسین' کے نام سے زیادہ مشہور ہوا۔

اس حسین علی کا ایک بھائی جو مرزا یحییٰ کہلاتا تھا۔ شیرازی (باب) نے اُسے 'صبحِ ازل' کا لقب دیا تھا اور اُسے 'زندہ حروف' میں شامل کر رکھا تھا۔ باب نے وصیت کی تھی کہ میرے بعد 'صبحِ ازل' میرا جانشین ہوگا اور وہی بابیوں کا سربراہ ہوگا۔ حکومتِ ایران نے ان دونوں بھائیوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(بہاء اللہ اور صبح ازل) پر الزام لگایا کہ وہ شاہ ناصرالدین قاچاری کو قتل کرنے کی کوشش میں ملوث ہیں، چنانچہ انھیں گرفتار کرلیا گیا۔ بہاء اللہ نے روسی سفارت خانے میں پناہ لے لی تھی اور روس کی کوشش تھی کہ وہ حکومتِ ایران سے اس بات کی یقین دہانی لے لے کہ بہاء اللہ کو سزاے موت نہیں دی جائے گی۔ برطانیہ چاہتا تھا کہ مرزا یحییٰ (بابیت کے نئے سربراہ) اور حسین علی کو ایران سے ملک بدر کر کے بغداد بھیج دیا جائے۔ چنانچہ ان دونوں بھائیوں کو ۱۸۶۳ء میں استنبول بھیج دیا گیا۔ یہاں ان لوگوں نے یہودیوں سے راہ و رسم خوب بڑھائے۔ مختصر مدت کے بعد دونوں بھائی ادرنہ (ترکی) منتقل ہوگئے۔ حسین علی کی کوشش تھی کہ اُسے موقع ملے تو وہ اپنا خصوصی جتھا تشکیل دے۔

ادرنہ پہنچتے ہی 'البہا حسین' نے اپنے مخصوص عقائد کی تشکیل و تبلیغ کا آغاز کر دیا۔ اس کے پیروکاروں کا مذہب 'بہائیت' کہلایا۔ اب دونوں بھائیوں کے مابین کش مکش اور مقابلہ شروع ہوگیا۔ ان میں سے ہر ایک نے یہ دعویٰ کیا کہ کتاب الایقان اس کی تصنیف ہے جو 'بہائیت' کی گمراہیوں سے لبریز ہے۔ ازلیوں اور بہائیوں کی یہ کش مکش جاری تھی حتیٰ کہ حسین علی (بہاء اللہ) نے اپنے بھائی مرزا یحییٰ کو زہر کھلا کر ہلاک کرنے کا جتن کیا۔ ۱۸۶۸ء میں بہاء اللہ کو فلسطین کے ساحلی شہر عکا میں جلاوطن کر دیا گیا۔ وہاں کے یہودیوں نے بہاء اللہ اور اس کے پیروکاروں کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور اپنے مال و دولت سے بہائیوں کی خوب مدد کی۔ انھوں نے خلیفہ عثمانی کے واضح احکام کی مخالفت کی جس کے حکم پر اُسے جبراً وہاں بھیجا گیا تھا۔ یہودیوں نے بہاء کو وہاں محل میں ٹھیرایا جو اب بھی 'البہجۃ' کے نام سے مشہور ہے۔ عکا میں حسین علی نے اپنے جھوٹے نظریات کا پرچار جاری رکھا۔ بالآخر اس نے اپنی الوہیت کا دعویٰ کر دیا۔ اپنے خدا ہونے کا اعلان کرنے کے بعد وہ اپنے چہرے پر نقاب ڈالنے لگا کیوں کہ اس کے فاسد عقیدے کی رُو سے کسی انسان کے لیے روا نہیں کہ وہ اللہ کی بہاء (رونق و جمال) کو دیکھ سکے۔ اپنی زندگی کے اواخر میں وہ پاگل ہوگیا تھا، چنانچہ اس کے بیٹے نے اُسے ایک کمرے میں بند کر دیا تاکہ لوگ اُسے نہ دیکھ سکیں۔ یہی بیٹا بعد میں 'عبدالبہا' کے لقب سے مشہور ہوا، وہ اپنے والد کا نمایندہ اور ترجمان بن کر لوگوں سے مخاطب ہوتا تھا۔ بہاء اللہ ۲ ذی قعدہ ۱۳۰۹ھ (۱۸۹۲ء) میں مرا۔ ایک خیال کے مطابق اُسے کسی بابی نے قتل کر ڈالا تھا۔ اس کی موت کے بعد بہائیوں کی قیادت اس کے بیٹے عباس افندی نے کی۔ اپنے والد کی موت کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعد 'عباس افندی عبدالبہا' حیفا چلا گیا' وہاں اس نے تمام مذاہب کے پیروکاروں کی خوشامد شروع کردی۔ وہ مسجدوں میں جا کر نماز پڑھتا' گرجاؤں کی عبادت میں عیسائیوں کے ساتھ شریک ہوتا اور ساتھ ہی اس نے صہیونیت و یہودیت کے ساتھ اپنے روابط مضبوط کرنے شروع کر دیے۔

● **عقائد**: بہائی اپنے اصل عقائد ظاہر نہیں کرتے' وہ جو کچھ ظاہر کرتے ہیں' اس پر ان کا ایمان نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ اپنی متداول کتابوں میں بھی اپنے بہت سے اصل عقائد بیان نہیں کرتے' یہاں پر ان کے چند مسلّمہ عقائد درج کیے جاتے ہیں۔

بہاء حسین کی تصنیف کتاب الاقدس تمام کتب سماویہ کی ناسخ ہے۔ بہائی فرد کی الوہیت' وحدت الوجود اور حلول کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ بہاء اللہ کے لیے لاہوت اور ناسوت میں جدائی نہیں۔ اسی لیے وہ اپنے چہرے پر نقاب پہنے رکھتا تھا۔ کتاب الاقدس میں مرقوم ہے: جس نے مجھے پہچان لیا اس نے مقصود کو پہچان لیا' جس نے میری طرف توجہ کی' وہ معبود کی جانب متوجہ ہوا۔

بہائی عقائد کے مطابق وحی کا سلسلہ اب تک جاری ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے 'خاتم النبیین' ہونے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نبیوں کے لیے زینت ہیں جس طرح خاتم (یعنی انگوٹھی) انگلی کے لیے زینت ہوتی ہے۔ بہائی' مسلمانوں سے شدید نفرت و بغض رکھتے ہیں اور ان کے بارے میں انتہائی گھٹیا باتیں کرتے ہیں۔ بہائیوں کی کتاب الایقان کے ایک اقتباس سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ لوگ' مسلمانوں کے متعلق کیسا نفرت آلود عقیدہ رکھتے ہیں' کتاب میں لکھا ہے کہ: 'یہ جاہل و گنوار ہر روز صبح سویرے فرقان (قرآنِ کریم) پڑھتے ہیں مگر اب تک حرفِ مقصود پانے سے قاصر ہیں'۔ اس کے علاوہ بہائی' پبلک مقامات پر اللہ کے ذکر کو حرام سمجھتے ہیں خواہ یہ ذکر خفیہ ہی کیوں نہ ہو۔ کتاب الاقدس میں ہے: کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ لوگوں کے سامنے اللہ کا ذکر کرے اور اس کے لیے اپنی زبان کھولے جب وہ سڑکوں اور راستوں پر چل رہا ہو'۔ بہائی ۱۹ کے عدد کو مقدس سمجھتے ہیں۔ ان کا سال ۱۹ مہینوں کا ہوتا ہے' ہر مہینے میں ۱۹ دن ہوتے ہیں۔ ان کے نزدیک قیامت' بہاء کی اللہ کے رُوپ میں آمد ہے۔ یہ لوگ جنت' دوزخ' فرشتوں اور جنوں کے وجود کو تسلیم نہیں کرتے۔ موت کے بعد برزخی زندگی پر یقین نہیں رکھتے بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور باب شیرازی کے مابین مدت ہی برزخ ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ لوگ جہاد اور جنگ کو قطعی حرام سمجھتے ہیں (استعماری قوتوں کے ساتھ ان کے روابط کا اصل راز یہی ہے)۔ یہ لوگ سیاست میں حصہ لینے کو بھی حرام سمجھتے ہیں البتہ ان کے نزدیک استعماری قوتوں کا آلہ کار بننے میں کوئی ہرج نہیں۔ یہ لوگ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ بہائی متعہ کے جواز کے قائل ہیں اور زنا بالجبر کی سزا ان کے نزدیک مالی جرمانہ ہے۔ وہ وحدتِ اوطان کے مدعی ہیں اس لیے کسی وطن کی طرف نسبت کرنے کو روا نہیں رکھتے۔ وہ کہتے ہیں کہ زبانوں (لغات) کو معطل کر دیا جائے' یہ صرف اس زبان کو اختیار کرتے ہیں جسے ان کا سربراہ مقرر کر دیتا ہے۔

بہائی مذہب میں قرآنی آیات کی باطل تاویل کی جاتی ہے' مثلاً سورۃ التکویر کی فاسد تاویل یوں کرتے ہیں: اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ○ (۸۱:۱) (شریعتِ محمدیؐ ختم ہو جائے گی اور شریعت بہائی آ جائے گی)۔ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ○ (۸۱:۴) (شہروں کے چڑیا گھروں میں وحشی جانور اکٹھے کیے جائیں گے)۔ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ○ (۸۱:۷) (یہودی اور عیسائی بہائی مذہب اختیار کر لیں گے)۔ قرآن کریم کی ایک آیت ہے: يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ (ابراھیم ۱۴:۲۷) کی فاسد تاویل بہائی یوں کرتے ہیں: 'دنیا کی زندگی محمدؐ پر ایمان لانے سے درست ہوتی ہے، جب کہ آخرت کی زندگی بہاء پر ایمان لانے سے درست ہوتی ہے'۔

● **عبادات**: ان کے عقائد کی طرح ان کی عبادات بھی عجیب وغریب ہیں:

نماز: نماز جنازہ کے سوا وہ باجماعت نماز کے قائل نہیں۔ تین نمازیں پڑھتے ہیں: صبح' ظہر اور شام۔ ہر نماز میں تین رکعتیں ہیں مگر ان نمازوں کی کیفیت متعین نہیں۔ ان کا قبلہ عکا (اسرائیل) میں قصر بہجہ ہے۔ وضو میں وہ صرف منہ اور ہاتھ دھوتے ہیں۔ عرقِ گلاب سے وضو کرتے ہیں۔ اگر عراق گلاب نہ ملے تو پانچ مرتبہ 'بسم اللہ الاطہر' پڑھ لیتے ہیں۔

○ **طہارت**: یہ غسلِ جنابت وغیرہ کے قائل نہیں کیوں کہ ان کا عقیدہ ہے کہ بہائیت قبول کرنے والا پاک ہو جاتا ہے۔

○ **روزے**: ان کے نزدیک روزے سال میں صرف ۱۹ ہیں جو ۲ سے ۲۱ مارچ تک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں۔ بہائی کیلنڈر کا یہ مہینہ 'العلا' کہلاتا ہے۔ روزے ۱۱ سال سے ۴۲ سال کی عمر تک کے لوگوں پر فرض ہیں۔ روزے کا وقت طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک ہے۔ مشقت کا کام کرنے والوں اور سست لوگوں کے لیے روزے معاف ہیں۔

○ زکوٰة: اصل زر پر ۱۹ فی صد ٹیکس لیا جاتا ہے جو سال میں ایک بار ادا کرنا ہوتا ہے' یہی ان کی زکوٰة ہے۔

○ حج: حج مردوں پر فرض ہے عورتوں پر نہیں۔ یہ حج عکا کے قصرالبہجہ میں بہاء اللہ کی قبر پر ادا کیا جاتا ہے۔

○ عقوبات: دیت کے سوا' سب سزائیں معاف ہیں۔

○ شادی: مرد ایک بیوی یا زیادہ سے زیادہ دو بیویاں رکھ سکتا ہے۔ ان کی بعض کتابوں میں اس بات کا اشارہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں اپنے ہم جنسوں سے شادی کر سکتے ہیں۔ بیوہ عورت ایک معین رقم ادا کرنے کے بعد ہی شادی کر سکتی ہے۔ رنڈوا ۹۰ دن کے بعد' جب کہ بیوہ ۹۵ دن کے بعد شادی کے مجاز ہیں۔

● صہیونیوں سے تعلقات: بہائیوں کے استعماری قوتوں سے تعلقات بہت پرانے ہیں۔ روس کے ساتھ بہاء کے خاندان کے گہرے تعلقات تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اُسے جیل سے نکلوانے کے لیے روس اور برطانیہ نے دباؤ ڈالا۔

صہیونیوں کے ساتھ بہائیوں کے تعلقات کو ظاہر کرنے میں مصری مصنفہ عائشہ عبدالرحمٰن کا بڑا دخل ہے۔ وہ 'بنت الشاطیٔ' کے نام سے لکھتی تھیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ استعماری قوتیں ہمیشہ ایسی تحریکوں کی سرپرستی کرتی ہیں جو جہاد کو حرام قرار دیتی ہوں اور حبِ وطن کے جذبے سے سرشار نہ ہوں' جیسے بہائیت اور قادیانیت وغیرہ۔ استعماری طاقتیں اُن مسلم تنظیموں اور جماعتوں کو بھی اپنے لیے مفید اور بے ضرر سمجھتی ہیں جو اگرچہ حرمتِ جہاد کا فتویٰ نہ دیں نہ ترکِ جہاد ہی کا اعلان کریں لیکن عملاً اپنی تقاریر' مواعظ' بیانات' خطبات اور لٹریچر میں جہاد کا نام نہ لیں بلکہ مجاہدین اسلام کے لیے دعا تک کرنا غیر مناسب سمجھیں۔ ایسی مسلم جماعتوں کو استعماری قوتوں اور سیکولر مسلم حکمرانوں کی سرپرستی حاصل ہوتی ہے بلکہ سیکولر' روشن خیال اور معتدل' حکمران ایسی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جماعتوں کے اجتماعات میں برائے حصولِ اجر و ثواب، یا برائے حصولِ ہمدردی شریک ہوتے ہیں اور ان اجتماعات کے انعقاد میں حکومت ہر طرح کی سہولیات بھی بہم پہنچاتی ہے۔

ہم دیکھ چکے ہیں کہ یہودیوں نے ترکی میں بہاء اللہ کا والہانہ استقبال کیا، پھر فلسطین میں اس کا خیر مقدم کیا اور اس کے لیے قصر البہجہ تیار کیا۔ استعماری قوتوں اور صہیونیوں کے ساتھ بہاء اللہ کے بیٹے عبدالبہاء عباس افندی کے محبت و تعاون کے تعلقات تھے۔ عبدالبہاء نے سقوطِ فلسطین کے فوراً بعد جنرل لانبے کا پرجوش خیر مقدم کیا اور 'سر' کا خطاب حاصل کیا۔ برطانوی سرکار نے اُسے بہت سے اعلیٰ تمغوں سے بھی نوازا۔ عبدالبہاء نے متعدد صہیونی کانفرنسوں میں شرکت کی۔ اس نے اپنی تحریروں اور بیانات میں، فلسطین میں یہودیوں کے یک جا ہونے کی ہمیشہ تائید و حمایت کی۔ اس کا ایک قول ہے: 'اس ممتاز و منفرد زمانے اور اس دور میں بنی اسرائیل ارضِ مقدس میں اکٹھے ہوں گے اور یوں یہودی قوم جو مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں بکھری ہوئی ہے، یک جا ہو جائے گی'۔

عجیب بات یہ ہے کہ عباس افندی کے بعد بہائیوں کا سربراہ ایک امریکی صہیونی بنا جس کا نام 'میسون' تھا۔ یہودیوں نے ۱۹۶۸ء میں مقبوضہ فلسطین میں بہائیوں کی ایک کانفرنس منعقد کی۔ اس کانفرنس میں منظور کردہ قراردادیں صہیونی افکار و آرا سے ہم آہنگ تھیں۔

○ **دنیا میں بہائی کہاں ہیں؟** ان کی سب سے زیادہ تعداد ایران میں آباد تھی مگر انقلابِ ایران کے بعد بہائی وہاں سے اِدھر اُدھر منتشر ہونے لگے۔ بہائی مصر میں بھی آباد تھے۔ وہاں انھوں نے اپنی مخصوص محافل بنا رکھی تھیں۔ ۱۹۶۰ء میں حکومتِ مصر نے ایک فیصلے کے بعد ان تمام محافل کو بند کرا دیا۔ عراق میں بھی بہائی رہتے تھے مگر بعد میں وہ وہاں سے غائب ہوگئے۔ کراچی میں بہائیوں کی ایک بڑی تعداد رہی ہے اور یہاں ان کا ایک بڑا مرکز قائم ہے، جہاں سے یہ اپنا گمراہ کن لٹریچر سادہ لوح مسلمانوں تک پہنچاتے ہیں۔ امریکا اور یورپ میں انسانی حقوق کے تحفظ کے نام پر بہائیوں کی سرپرستی کی جاتی ہے۔ شام اور فلسطین میں بھی یہ کافی تعداد میں آباد ہیں۔ اس وقت بہائیوں کی سب سے زیادہ تعداد ریاست ہائے متحدہ امریکا میں ہے، یعنی ۲۰ لاکھ۔ ان کی وہاں ۶۰۰ سوسائٹیاں ہیں۔ نوجوانوں پر مشتمل ان کی ایک اہم تنظیم کا ہیڈکوارٹر نیویارک میں قائم ہے۔ اس تنظیم کا نام 'قافلۂ شرق و غرب' ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دنیا میں بہائیوں کی سب سے بڑی عبادت گاہ شکاگو میں ہے۔ اس کا نام 'مشرق الاذکار' ہے۔ دنیا میں بحیثیت مجموعی بہائی مذہب کے پیروکاروں کی تعداد بہت کم ہے۔ مگر چوں کہ وہ صہیونیوں اور استعماری قوتوں کے گماشتے ہیں اس لیے ان کا نمایندہ اقوامِ متحدہ میں موجود رہتا ہے۔ اسی طرح مختلف بین الاقوامی اداروں میں بھی ان کے نمایندے موجود ہیں جو اپنے لوگوں کے مفادات کا عالمی سطح پر تحفظ کرتے ہیں، جیسے یونی سیف اور یونیسکو وغیرہ۔

○ **بہائیوں کے بارے میں علما کی راے:** یہ بات واضح ہے کہ 'بہائیت' ایک مستقل مذہب ہے، مسلمانوں کا فرقہ نہیں ہے۔ چنانچہ ۱۹۲۵ء میں مصر کی اعلیٰ شرعی عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ بہائیت دین اسلام سے الگ ایک باقاعدہ مستقل مذہب ہے۔ شیعہ وسنی علما نے بہائیوں کو کافر قرار دیا ہے اور ان کے عقائد کے باطل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ علماے اہل سنت میں سے ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی، ڈاکٹر یوسف القرضاوی، الشیخ محمد متولی الشعراوی، علماے اَزھر کی کونسل، سعودی عرب، عراق، یمن اور فلسطین کے علما نے بھی یہ فتویٰ دیا ہے کہ: بہائی کافر ہیں۔ بہائی عورت سے مسلمان مرد کا نکاح ناجائز ہے۔ بہائی مرد کو رشتہ دینا حرام ہے۔ ان کا ذبیحہ کھانا حلال نہیں ہے۔ بہائی مُردوں کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرنا حرام ہے۔

شیعہ علما کی راے بھی علماے اہلِ سنت سے الگ نہیں۔ یہاں بہائیوں کے بارے میں صرف ایک شیعہ عالم دین کی راے لکھی جاتی ہے۔ الشیخ محمد السند کہتے ہیں: 'بہائیوں کے بارے میں شرعی موقف یہ ہے کہ وہ کفار میں شمار ہوتے ہیں، کیوں کہ انھوں نے دین اسلام اختیار کرنے سے انکار کیا ہے۔ ان میں سے جو پہلے مسلمان تھا، پھر اس نے بہائیت قبول کر لی تو وہ مرتد ہوگیا۔ اسی طرح اگر یہ شخص شہادتین اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشہد ان محمد رسول اللّٰہ ادا کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بہائیت اختیار کر لیتا ہے تو وہ بھی مرتد ہے'۔

اس مفصل جائزے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ بہائیوں کا اپنے آپ کو مسلمان فرقہ ظاہر کرنا یا شیعہ مذہب کا ایک فرقہ ہونے کا تاثر دینا، انتہائی گمراہ کن ہے۔ اس بے بنیاد دعوے کا مقصد سادہ لوح اور نیم تعلیم یافتہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنا، اپنے گمراہ کن عقائد کو خوش نما بنا کر پیش کر کے اسلام کو زک پہنچانا اور اسلام دشمن طاقتوں کے مذمومِ مقاصد کی تکمیل ہے۔

© rasailojaraid.com